بندوں کو اللہ کے لئے صیغہ جمع کے استعمال کرنے سے احتراز کرنا چاہئے، تاکہ توحیدی پہلو میں فرق نہ آئے۔ چنانچہ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: ''پوری نماز میں نبیﷺ کی دعائیں لفظ واحد سے ہیں، جیسا کہ دعا «رَبِّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي»اور دعاءِ استفتاح: «اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ» ہے۔'' (زاد المعاد:۱/۲۶۳،۲۶۴)

جہاں تک بندوں کا آپس میں تخاطب کا تعلق ہے سو اس میں صیغہ جمع کے استعمال کا کوئی حرج نہیں۔ لفظ السلام علیکم اس امر کی واضح دلیل ہے۔ مخاطب چاہے ایک ہو یا زیادہ صیغہ جمع کا سب پر اطلاق ہے، لہٰذا قدیم عربی زبان میں فرد کیلئے واحد کا صیغہ ہی استعمال کرنے کا دعویٰ درست نہیں۔ شرعی دلیل سب سے محکم ہے۔ (مشکوٰۃ:۳/۱۳۱۸، طبع مکتبِ اسلامی)

اُنگلیوں پر تسبیحات شمار کرنے کا مسنون طریقہ

❀ **سوال:** اُنگلیوں پر تسبیحات شمار کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: رسول اللہﷺ تسبیحات داہنے ہاتھ کی گرہوں پر کیا کرتے تھے۔ سنن ابوداؤد میں عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہﷺ کو دیکھا:

يعقد التسبيح قال ابن قدامة بيمينه (ابوداؤد مع شرح عون المعبود:۱/۵۵۶)

''تسبیح کی گرہ لگاتے۔ راویٔ حدیث ابن قدامہؒ نے کہا: اپنے داہنے ہاتھ سے گنتی کرتے۔''

سنن ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں و أن يعقدن بالأنامل ''تسبیحات پوروں پر گنیں'' کے الفاظ بھی ہیں۔

یسیرہ کی حدیث میں اس کی علت یہ بیان ہوئی ہے کہ انگلیاں عدالتِ الٰہی میں بطورِ گواہ پیش ہوں گی جن کا آغاز چھوٹی اُنگلی سے ہوگا کیونکہ اہل عرب کا طریقہ حساب اسی سے شروع ہوتا ہے۔ ویسے بھی ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے گنتی کریں تو یہ چھوٹی انگلی داہنے ہاتھ کی داہنی طرف سے سب سے پہلے پہلی آتی ہے۔ حدیث میں ہے: يعجبه التيمن في تنعله وترجله وطهوره وفي شأنه كله (بخاری: باب التیمن) ''رسول اللہﷺ جوتا، کنگھی، طہارت، تمام اہم اُمور میں داہنی طرف کو پسند فرماتے۔'' امام نوویؒ فرماتے ہیں: قاعدة الشرع المستمرة استحباب البداء باليمين في كل ما كان من باب

www.KitaboSunnat.com